رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر
قاضی اکمل

چندہ
سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۲۳ | یکم دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء ۔ ۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۶ھ | جلد اوّل

مصباح جلد اوّل ختم ہوئی

مصباح کی پہلی جلد اس نمبر کے ساتھ ختم ہوتی ہے۔ سب بہنوں کو چاہیئے کہ **فہرست مضامین** جو ساتھ ہی ارسال ہے اسکے ساتھ لگاکر جلد بندھوالیں۔ اور اس قیمتی و مفید مجموعہ کو اپنے پاس رکھیں مطالعہ کریں دوسروں کو دکھائیں اور اشاعت بڑھائیں۔ یہ کل ۲۳ نمبر ہیں اگر کوئی نمبر کسی بہن کے پاس نہ ہو تو دفتر سے ۱۰ کا ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔ اگر موجود ہوا تو ضرور بھیجدیا جائیگا۔

مکمل فائل مصباح بھی موجود ہے۔ اڑھائی روپے قیمت لی جائے گی۔

سال آیندہ کا چندہ بھجوائیے

اب ۱۵ دسمبر کا مصباح جلد دوم کا نمبر اوّل ہوگا جن بہنوں

شروع نمبر اوّل سے خریدار ہیں آنکو اطلاع ہو کہ انکا چندہ سالانہ اخبار ختم ہوگیا پس وہ مہربانی فرماکر اڑھائی روپے بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اگر کچھ دیر ہو تو جلسہ پر جمع کرادیں وہ بہنیں جو اپنا وہ نام و مقام جو ہر اخبار کے پولندے کی چٹ پر چھپا ہوا یاد دستی ہوتا ہے اور نمبر خریداری لکھا جائے۔ تاکہ غلط فہمی نہ ہو۔ اکثر مصباحی بہنیں نمبر ۲۰۶ لکھدیتی ہیں حالانکہ یہ اخبار کا اپنا نمبر ہے آپکا خریداری نمبر وہ ہے جو آپکے نام کے پہلے لکھا ہوتا ہے۔ ورنہ جلسہ کے بعد مصباح وی پی کیا جائے گا۔

جان پدر یہ اُن خطوط کا مجموعہ ہے جو جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے اپنے بیٹے شیخ محمود احمد صاحب کو مصر میں لکھے انکے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک دیندار احمدی باپ اپنے بچے سے کیا چاہتا ہے اور کیونکر اسکی تربیت کرتا ہے قیمت ۸ر ملنے کا پتہ: شیخ محمود احمد صاحب۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی پیاری بیٹی کی یاد میں

اے میری نورِ نظر! اے راحت و آرامِ جاں — اے میری لختِ جگر! اے زینتِ کون و مکاں
داغِ ہجراں دے کے میرے دل کو تُو چل دی کہاں — کیا پسند آیا نہ تھا آخر تجھے رہنا یہاں
میرے حالِ زار کی تم کو خبر کوئی نہیں — سوز تو نالوں میں ہے پھر کیوں اثر کوئی نہیں
غم لگا ہے بے طرح اب کون غمخواری کرے — دل نہیں قابو میں اپنا کون دلداری کرے
کس کو میرے درد و غم کی بجز خدا کے ہے خبر — کون ہے ہمدرد تنہائی میں میرا اِک دل مگر
کس کو فرصت ہے کہ سُن لے رنج و غم کا ماجرا — کس کو طاقت ہے کہ سُن کر ہو نہ میرا ہمنوا
ہیں تجسس میں نگاہیں چار سُو دیوانہ وار — بن ترے اے جانِ مادر! دل ہُوا ہے بیقرار
وہ رُخِ تاباں ترا مجھ کو نظر آئے کہاں — سوچتی ہوں قلبِ مضطر کو قرار آئے کہاں
صحنِ گلشن کو بھی دیکھا اپنے کاشانے کو بھی — مَیں نے آبادی کو دیکھا اور ویرانے کو بھی
ہر جگہ لیکن تری فرقت میں ویراں ہوگئی — اور مَیں فرقت میں باحالِ پریشاں ہوگئی
اب کہاں ممکن کہ ہو دنیا میں پھر آنا ترا — قصۂ ماضی ہُوا آنا ترا جانا ترا
یاد آیا میکہ تُو تھی رونقِ بزمِ بہار — دیکھ کر تجھ کو تھا آجاتا مری جاں کو قرار
ہر غمِ دل دیکھ کر تجھ کو بدل جاتا رہا — ایک کانٹا بھی اگر ہوتا نکل جاتا رہا
ہر شبِ تاریک میں تو ماہِ تاباں تھی مری — ہاں چمکنے سے ترے قسمت درخشاں تھی مری
مَیں نہ واقف تھی کہ ہوتے ہیں بلا افکار کیا — بے خبر تھی مَیں کہ ہوتے ہیں بلا آزار کیا
اب لئے پھرتی ہوں سینے میں دلِ اندوہگیں — جس میں تیری موت کے غم کے سوا کچھ بھی نہیں
اب وفورِ رنج و غم سے دل کی حالت اور ہے — وہ کہاں ہے دل کو فرحت اب تو صورت اور ہے
اب یہ دل ہے۔ اور دل میں اک ہجومِ یاس ہے — کثرتِ غم سے بھی غم کا کچھ نہیں احساس ہے
طائرِ دل اب قفس میں چین پاتا ہی نہیں — غم جو پیدا ہو چکا دل میں وہ جاتا ہی نہیں
دل میں۔ پہلو میں۔ جگر میں میٹھا میٹھا درد ہے — رونقِ بزمِ جہاں میرے لئے اب سرد ہے
صنفِ نازک سے ہوں۔ پھر ہوں بس ضعیف و ناتواں — اس لئے یہ ماجرائے درد کرتی ہوں بیاں
ورنہ ہر حالت میں مولا کی رضا منظور ہے — انحرافِ حکم ہو کیونکر کہاں مقدور ہے

خاکسار ام المبارکہ بھٹا پوری از قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۲۷ء

مصباح کی پہلی جلد کا اختتام

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ مصباح کا پہلا سال بخیر وخوبی ختم ہوا۔ پچھلے سال اسی مہینے کا یہی ہفتہ تھا جب میں مصباح کی منظوری حاصل کرنیکے بعد اس فکر میں بیٹھا تھا کہ مضامین کا کیا ہوگا۔ اور خرچ کہاں سے آئیگا۔ ایک تو میرے ذمے اتنے کام ہیں کہ میں مصباح کی ایڈیٹری کے لئے وقت نہیں نکال سکونگا۔ دوسرے میری اتنی قابلیت بھی نہیں جو عورتوں کی زبان میں انکی ضروریات کے مطابق کچھ لکھ سکوں۔ علاوہ ازیں کوئی فنڈ موجود نہیں۔ جس سے کم از کم ابتدائی سہ ماہی کے اخراجات طبع اخبار و روانگی نکل سکیں۔ آخر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے بسم اللہ مجریہا و مرسیہا پڑھا اور مضمون حوالہ کاتب کیا اسی ڈاک میں بہن فاطمہ اہلیہ ملک کرم الٰہی صاحب کی طرف سے ایک مضمون نصرت گرل سکول پر آگیا وہ درج کردیا اور باقی کمی ادھر اُدھر سے پوری کرکے اخبار تیار کرلیا۔ جلسہ سالانہ پر لجنہ اماء اللہ نے تحریک کی۔ کچھ اشتہار ہوا۔ اور اخبار چلتے چلتے چل نکلا۔ اور امید سے بہت بڑھکر کامیابی نصیب ہوئی۔ یا تو یہ فکر تھا کہ مضامین کہاں سے آئینگے کیونکہ خواہش یہ تھی کہ اس اخبار میں صرف خواتین ہی کے مضامین ہوں۔ یا یہ حال ہوگیا کہ مضامین نہ چھاپے جائیں تو شکایتیں آنے لگیں۔ بلکہ بعض بیبیوں نے جو ہر طرح سے لائقہ فائقہ تھیں الفضل کے ماہواری ایڈیشن کو بھی اپنے اپنے مضامین سے خوب رونق دی۔ جس سے معلوم ہوگیا کہ ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے بہت سی بیبیاں ہیں جو اچھے اچھے مفید مضامین لکھ سکتی ہیں۔ گو میں نے کسی خاص پروگرام کے ماتحت کام نہیں کیا۔ لیکن تاہم اس بات کا میں نے خیال رکھا کہ اوّل تو جو خواتین لکھی پڑھی ہیں یا دین کا علم رکھتی ہیں صرف جھجک یا عدم مشق کی وجہ سے مضامین نہیں لکھتیں وہ مضمون لکھنے لگ جائیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کئی بیبیوں سے مضامین حاصل کئے ایسے مضامین میں شاذ و نادر ہی کوئی اصلاح یا ترمیم میں نے کی ہوگی صرف اس طرف متوجہ کرنے کی ضرورت تھی دوم وہ عورتیں جن کے مضامین کسی قدر اصلاح کے محتاج ہوتے تھے سو خفیف تغیر و تبدل کے ساتھ ان کی تحریریں بھی شائع کی جاتی رہیں۔ سوم وہ لڑکیاں جن کے مضامین۔ کو مضامین نہیں کہا جاسکتا مگر میں نے محض حوصلہ افزائی کیلئے درج اخبار کردیئے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ اس کا بہت فائدہ ہوا۔ اور بعض لڑکیاں اچھے اچھے مضامین لکھنے لگ گئی ہیں۔

جہاں تک میری ذاتی واقفیت ہے میں کہہ سکتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ یہ مضامین انہی بیبیوں کے لکھے ہوتے تھے جن کے نام سے شائع ہوتے رہے۔ اس بات کی کبھی ممانعت نہیں کی گئی نہ ضرورت ہے کہ مضمون کا طریق اپنے کسی بزرگ سے سمجھ لیا جائے اور پھر اپنی زبان میں لکھ لیں یا مضمون لکھ کر مناسب اصلاح کرا لیں۔ مصباح میں مذہبی مضامین بھی چھپتے رہے۔ (گو سلسلہ کے متعلق کم چھپے) لیکن زیادہ حصہ تمدنی اخلاقی مضامین کا رہا۔ آئندہ اس کمی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔

یہ تو مضامین کی نسبت ہوا۔ خریداروں کے لحاظ سے مصباح کی حالت گو ایسی اچھی نہیں لیکن بہر حال حوصلہ افزا ضرور ہے اور میں یہ اعلان کرنیکے قابل ہوں کہ اسوقت مصباح پر کوئی قرض نہیں اور اگر اس سال کے ختم ہونے پر یہ خریداری نہ صرف جاری رہے بلکہ اگلے سال کے ختم ہونے تک خریدار دگنے بھی ہو گئے تو الحمد للہ۔ یہ قرض نہ ہونے کی وجہ زیادہ تر یہ ہے کہ اخبار کے فنڈ پر نہ تو ایڈیٹر کا کوئی خرچ پڑا۔ اور نہ ہی محرری کا پورا خرچ بجا لیکہ اس بارے میں کام پورے محرر کا ہے۔ چپڑاسی دفتری اور محرری کا کام خفیف سے الاؤنس پر طبع و اشاعت کا دوسرا عملہ ہی بجا لاتا ہے۔ اب دوسرے سال کے جو ارادے ہیں وہ میں کیا عرض کروں بہنیں خود ہی دیکھ لیں کہ وہ اپنا اخبار کیسا چاہتی ہیں۔ یہ حجم ۱۶ صفحے بھی بہت کم ہے اکثر ضروری مضامین چھپنے سے رہ جاتے ہیں۔ کاغذ بھی ایک مفید ... [illegible] ... زبان

سال میں کئی دفعہ بدلانا پڑا۔ ہلکا گلابی کاغذ بہت پسندیدہ ہے مگر اب ایسا کاغذ باوجود کوشش کے مجھے بازار لاہور امرتسر سے نہیں ملتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ۲۴ صفحے حجم ہو جائے۔ پھر پندرہ روزہ کی بجائے ہفتہ وار چھپا کرے۔ خدا کے فضل سے یہ سب کچھ ہو سکتا ہے بہنیں ایک دفعہ ہمت سے کام لیں اور موجودہ خریدار قائم رہنے کے علاوہ پانسو خریدار اور بنجائیں۔ پھر انشاء اللہ مصباح ۲۴ صفحے ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ توفیق دے۔ آمین۔ ایڈیٹر

جلسہ سالانہ

پر

احمدی خواتین کا فرض

بغیر کسی لمبی چوڑی تمہید کے احمدی بہنوں کو جلسہ سالانہ پر انکے فرض کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، سال میں کم از کم ایک بار اپنے سلسلہ کے مرکز میں آکر حضرت امام کے کلمات طیبات و ہدایات سے مستفیض ہونا اپنے بچوں کو اس نظام روحانیہ سے وابستہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ پس بہنیں جس طرح بھی ہو سکے جتنی تعداد میں ممکن ہو آئیں۔ اور اپنے جلسہ میں شامل ہوں جہاں لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام تقاریر ہوتی ہیں تجاویز سوچی جاتی ہیں حضرت امام کی پُر از معارف و حقائق ہدایات سُنی جاتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھانے وغیرہ کا انتظام علی العموم عورتوں کے متعلق ہوتا ہے پس چاہیئے تو یہ کہ ایک وقت ایسا آئے جو تمام جلسہ میں خورد و نوش کا انتظام عورتیں کریں جیسا کہ وہ اپنے اپنے گھروں میں کرتی ہیں لیکن سردست وہ اپنے لئے تو آپ منتظم ہوں۔ اور جلسہ کے اخراجات میں اپنا حصہ نمایاں طور پر داخل کریں۔ میں جناب ناظر صاحب بیت المال و افسر جلسہ سالانہ سے درخواست کرونگا کہ وہ مستورات کے چندے کا الگ حساب رکھیں اور دیکھیں کہ خواتین سلسلہ احمدیہ نے اپنے جلسہ کے اخراجات میں کتنا حصہ لیا۔ انشاء اللہ خواتین جماعت احمدیہ اس بارے میں ایک قابل تقلید مثال پیش کرینگی۔

جو بہنیں آئیں وہ اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے سردی سے بچنے کا انتظام کر کے آئیں۔ کہ خود ہی میزبان اور خود مہمان ہیں۔

دیگر مناسب ہدایات اگلے پرچے میں درج ہو سکیں گی۔

البتہ یہ کہنا ضروری ہے کہ مائیں اپنی اولاد پر بہنیں اپنے بھائیوں پر بیویاں اپنے خاوندوں پر ایک اثر رکھتی ہیں وہ تحریک کریں کہ نہ صرف ان کے گھر کے انکے خاندان کے بلکہ انکے رشتہ کے لوگ جہاں کہیں بھی ہوں جلسہ سالانہ پر پہنچیں۔ احمدی تو خود بخود دیار محبوب کی طرف کھچے چلے آئینگے۔ چاہیئے کہ اس دفعہ غیر احمدی رشتہ داروں کو بھی تحریک کریں تا وہ اپنی آنکھوں سے اس چشمہ صافی کو دیکھ لیں جو اس زمانہ میں تشنہ کامان بادیہ ضلالت کی سیرابی کے لئے پھوٹا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں بھی اس آب حیات سے حصہ پانیکا موقعہ دیدے۔ (ایڈیٹر)

تعزیت نامے۔ مکرمی خطوط عزیزہ مبارکہ ... کی وفات کے متعلق پہنچے مگر بوجہ عدم گنجائش درج نہیں کیے جا سکتے۔ (ایڈیٹر)

تربیت اطفال

ننھوں کی پرداخت

(سلسلے کیلئے دیکھو اخبار مصباح یکم اکتوبر)

اگر دودھ کو عمدہ طور سے ایک دن محفوظ رکھنا چاہو تو دودھ کو بوتل میں بھر کر اور مضبوط کاک لگا کر ایک گھنٹہ اُبلتے پانی میں پکاؤ یہ دودھ بچہ کے لئے بہت عمدہ ہے اگر دن میں ٹھیک اوقات پر بچہ کو اچھی طرح دودھ پلایا جائے تو ماں کو رات کے وقت دو دفعہ سے زیادہ دودھ نہیں دینا پڑتا۔ یہ بہت بیہودہ بات ہے کہ جب بچہ روئے اُسے دودھ پلا کر ہی چپ کرایا جائے۔ جب بچہ دودھ پیتا ہے تو اسکے ساتھ کچھ ہوا بھی اسکے پیٹ میں جاتی ہے یہ ہوا بچہ کے پیٹ میں درد پیدا کر دیتی ہے کبھی کبھی بچہ شب کو پیاس کے سبب روتا ہے اسکو ایک چائے کا چمچہ سرد پانی کا دینا چاہیئے۔ اسکے بستر اور کپڑوں کو اچھی طرح دیکھنا بھالنا چاہیئے کہ ان میں کوئی کیڑا مکوڑا کاٹنے والا تو نہیں جب کوئی سبب رونے کا نظر نہ آئے تو اُسے رونے دینا چاہیئے آخر وہ خود ہی چپ ہو جائیگا اور شب کو آرام سے سویا رہیگا۔ گائے کے دودھ کی گرمی جسم کی گرمی کے مشابہ ہونی چاہیئے یعنی تھرمامیٹر کے ۷۲ درجے تک اگر خالص جوشیدہ دودھ بچہ ہضم نہ کر سکے تو پہلے چند ماہ میں ایک حصہ دودھ اور دو حصہ اُبلا ہوا پانی ملا کر دینا چاہیئے۔ جس چیز سے بچہ کو دودھ پلایا جائے اسکو ہر روز دو دفعہ گرم جوشیدہ پانی سے دھونا چاہیئے اور ایسے برتن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں دودھ پلانا چاہیئے جو کہ صاف کرنے سے اچھی طرح صاف ہو سکے۔ اگر کسی قسم کی میل اس میں رہے تو اس میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں اور دودھ میں بڑی جلدی نشوونما پاتے ہیں اور وہ جراثیم بچّہ کی انتڑیوں میں جاکر کئی قسم کی بیماریاں پیدا کر دیتے ہیں جب ماں بچّہ کو اپنا دودھ پلائے تو ساتھ ہی گائے کا دودھ بھی پلائے ماں کا دودھ دوسرے دودھ کو ہضم کر دیتا ہے۔

بعض مائیں اپنے کمزور ہو جانے کے ڈر سے بچّوں کو دودھ نہیں پلاتیں اور انہیں دائیوں کے رحم پر چھوڑ دیتی ہیں یہ بہت بُری بات ہے۔ (اوّل) بیچارے معصوم بچّہ نے کوئی ایسا قصور نہیں کیا کہ اسے غیر کے حوالے کر دیا جائے۔ (دوسرے) اللہ تعالیٰ نے ہر ایک عضو کے سپرد ایک نہ ایک کام کیا ہُوا ہے۔ ایسا ہی چھاتیوں کا کام دودھ پیدا کرنا اور خارج کرنا ہے۔ اس لئے اس امر کو چھوڑ دینا جسم کے حق میں ایسا ہی نقصان دہ ہے۔ جیسا کہ معدہ اور پھیپھڑے وغیرہ کے عمل کا رُک جانا۔ علاوہ ازیں بچّہ کے اعضا ماں کے خون سے ہی بنے ہوئے ہیں سو انصاف یہی ہے کہ اب بھی خوراک انہیں ماں کے دودھ کی ہی پہنچائی جائے تا کہ وہ ننھے اعضا مکمل ہوں۔ ماں کا دودھ ہی وہ اعلیٰ خوراک ہے جسکو قدرت نے بچّہ کیلئے مقرر فرمایا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دودھ پلانیوالی ایسے مرضوں میں مبتلا ہوتی ہیں جنکا ڈاکٹری معائنہ سے بھی پتہ نہیں لگتا اور بظاہر تندرست نظر آتی ہیں۔ دائی کی بیماری کے بہت سے اسباب ہیں کبھی یہ اسباب مادی ہوتے ہیں کبھی کم زیادہ کھانے یا کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے یا زیادہ ادویات استعمال کرنے کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ گاہے اخلاقی جو روپیہ کے لالچ سے بچّوں اور شوہر کی جُدائی سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ دوسرے دائی کبھی بچّہ کے ساتھ ماں جیسی شفقت اور محبّت نہیں کرتی۔ تیسرے دائی پر کیا اعتبار کہ وہ ناراض ہو کر چلی جائے اور بچّہ اسکی جدائی میں بیمار ہو جائے پھر ماں کو افسوس کرنا پڑے کہ مَینے کیوں نہ اپنے بچّہ کو آپ دودھ پلایا۔ سچ پوچھو تو دائی رکھنے والی دائی کے بچّہ کا دودھ چراتی ہے کیونکہ جو تنخواہ دائی لیتی ہے بچّہ کی رضامندی سے نہیں لیتی بچّہ دودھ کا حقدار ہے پھر اگر دائی بد خلق یا بد چلن ہوگی تو وہ سب باتیں بچّے میں ضرور اثر کرینگی۔ ہاں ماں کیلئے بڑا ہی ظلم ہے کہ وہ اپنے بچّے کو اسکے حق سے محروم کرے۔ امین کو خائن ہونا اور محافظ کو چور بننا سخت مذموم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بچّہ کے لئے ماں کو دودھ بیش بہا نعمت عطا فرمائی ہے دودھ پلانے والی کو گوشت انڈے آلو ماش سبز ترکاریاں اور قسم قسم کی غذائیں کھانی چاہیئیں اگر کمزور ہو جانیکا اندیشہ ہو تو کاڈلور آئل ایکسٹریکٹ آف سالٹ پینا چاہیئے یا ڈاکٹر ڈیو ماری صاحب کی مالٹو فاسفیکٹ فوڈ کی ایک خوراک کھانے کے بعد پینے سے ماں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمزور بھی نہیں ہوتی اور دودھ بھی صاف ہو جاتا ہے۔ ماں کو چٹنیوں اور مرچی چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے اس سے بچوں کو تشنج ہو جانے کا خدشہ ہے۔ دودھ پلانیوالی کو رنج و غم اور سخت غصہ سے بچنا چاہیئے کیونکہ نفس کے انفعالات کی تاثیر دودھ میں بہت بُری ہوتی ہے اور اسکو بچوں کی صحت کے لئے مضر بنا دیتی ہے۔

بہو بیٹے کی رہائش علیحدہ کب ہو سکتی ہے؟

میری مکرمہ ہمشیرہ اہلیہ مولوی بقاپوری نے شادی کے بعد بہو بیٹے کو فوراً الگ کر دینے کی تلقین فرمائی ہے۔ مَیں نے پسند کیا کہ مَیں بھی اپنی سمجھ اور ذاتی تجربہ کی بنا پر اس کے متعلق بہنوں کی خدمت میں اپنی ادنیٰ سی رائے پیش کروں۔ ہمیں کوئی شک نہیں کہ نئے شادی شدہ دولہا اور دُلہن کے جذبات اس امر کا تقاضا کرتے ہیں کہ جس حد تک اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جائز رکھا ہے اس میں اُن کو آزادی ہو لیکن آزادی کے یہ معنی ہرگز نہیں ہو سکتے کہ ہم انگریزوں کی نقل کرتے ہوئے اپنے نئے شادی شدوں کو دو چار دن کے بعد علیحدہ کر دیں بلکہ اسلام ہمیں ہر رنگ میں میانہ روی اختیار کرنا سکھاتا ہے۔ انگریزوں نے شادی کے بعد اگر فوراً الگ کر دیا ہے تو وہ آج ایک عظیم الشان نقصان کا مُنہ دیکھ رہے ہیں ہر روز آئے دن ان میں طلاقیں ملتی رہتی ہیں اور اب اس حریت کا وہ کوئی علاج نہیں کر سکتے۔ چونکہ والدین کے گھر میں آزادی سے پرورش پاتی ہیں اور سسرال میں آکر علیحدہ کر دی جاتی ہیں۔ لہٰذا وہ میاں بیوی چند دن تو ضرور خوشی سے بسر کر لیتے ہیں مگر ایسے طریق سے خوشی کی بجائے ہمیشہ کی محرومی کا مُنہ دیکھتے ہیں۔

ہم نے دوسری قوموں کو اسلام سکھانا ہے اور اسلام کی خوبیوں کے آگے انکا سر نیچا کرنا ہے۔ اسلام میں ہی ایسی خوبی ہے کہ بہوؤں کو زیر نگرانی رکھ کر انکو آزادی بھی دی جا سکتی ہے اور اسلام وہ عظیم الشان سلوک سکھاتا ہے جس کی دنیا میں نظیر نہیں ہے۔ ہم مسلمانوں نے چونکہ اسلام کے اصل مغز کو کھو دیا اسواسطے بہوؤں کے ساتھ سسرال کی وہ اسلامی شفقت نہ رہی اور پھر بہوؤں کو بھی ادب نہ رہا۔ آج ہم وہ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے کمال رحم اور شفقت کر کے اپنے نبی کو مبعوث فرمایا ہے ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی زندہ مثال ہے جسکو لیکر ہم ہر ایک احمدی کو بھی اور غیر احمدی ہندو عیسائی یہودی غرض کہ ہر مذہب کی مستورات کے پاس پیش کر سکتی ہیں کہ کس طرح بہو اپنی ساس کے زیر سایہ رہ کر بھی خوش رہ سکتی ہے۔

وہ بہو جس کو دو چار دن مہمان کی مانند گھر رکھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علیحدہ کیا جائے وہ ہرگز اس قابل نہیں ہوتی کہ گھر کے انتظام کو بخوبی چلا سکے۔ کیونکہ لڑکی نے اپنے والدین کے گھر جو حصہ عمر کا گذارا ہوتا ہے وہ انکی نگرانی میں گذرا ہوتا ہے اور اگر لڑکی عمر کے لحاظ سے کچھ انتظام چلا سکنے کے قابل بھی ہوتی ہے تاہم یہ بات تو یقینی ہے کہ ہر گھر کا طریق جداگانہ ہوتا ہے اور اگر بہو کو اتنی جلدی علیحدہ کیا جائیگا تو اسکو سسرال کے گھر کی طرز رہائش کا ہرگز علم نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں دولہا اور دلہن کے چند دن تو خوشی سے ہی گذریں گے لیکن پھر ان میں ضرور کشیدگی پیدا ہوگی کیونکہ ان ہر دو نے الگ الگ گھروں میں پرورش پائی ہوگی۔ اور طبعی بات ہے کہ لڑکا اپنے والدین کی طرز رہائش کو پسند کریگا اور لڑکی اس سے محض بے خبر ہوگی اور پھر جبکہ وہ بہو اپنی ساس سے اتنی جلدی جدا ہوگی۔ اب لڑکے کی خواہش کے مطابق بہو کو ساس سے سسرال کے گھر کا سلیقہ سیکھنے میں ضرور حجاب ہوگا۔ لہٰذا جلدی سے بہو بیٹے کو الگ کر دینے سے اگرچہ ایسی صورت یا ایسے طریق عمل سے ساس بہو میں تو جنگ و جدال نہ ہوگی لیکن پھر وہی لڑائی جھگڑے کی صورت میاں بیوی میں پیدا ہوجائیگی جسکا دنیا بھر میں کوئی علاج نہ ہو سکے گا۔

میرے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر احسن طریق یہی ہے کہ ساس اپنی بہو کو بیٹی سمجھے اور اس بات کا بہت احساس رکھا جائے کہ لڑکی نے اپنے بھائیوں کو چھوڑ چھاڑ کر ہمارے گھر میں ہجرت کی ہے۔ لڑکی کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے کہ وہ اپنے ہجرت شدہ گھر کو بھول جائے بیٹیوں کی طرح بہو کی بعض غلطیوں پر چشم پوشی کی جائے حیثیت والے اصحاب الگ کمرہ پانی گلاس لوٹا اشیا ضروری وغیرہ کا خیال رکھیں بہو کو اسکے کپڑوں وغیرہ پر اختیار دیا جائے باقی سب انتظام ساس کرے اور بہو بتدریج ترقی کرے۔ کم حیثیت والے بھی انسانی جذبات کو نظرانداز نہ کریں۔

بہو اپنی عمر رسیدہ ساس سے دنیا کے نشیب و فراز سیکھے اور اپنی عقل کو بڑھائے ہمیں اپنی بیٹیوں کو یہ سکھانا چاہیئے کہ سسرال کے گھر جا کر فوری علیحدہ ہونا ایک تباہ کن سبق ہے جس طرح والدین کے گھر میں وہ آئندہ زندگی کے واسطے تیار ہونے کے لئے سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی طرح ہوتی ہیں ایسے ہی سسرال کا گھر بھی انکے واسطے ایک ڈگری حاصل کرنے کا آخری کالج ہے۔ جبتک وہ وہاں سے ڈگری حاصل نہ کرلیں وہ ہرگز اپنی آئندہ ساری زندگی کو کسی طرح بھی خوبصورت نہیں بنا سکتیں۔ لڑکے کی والدہ بھی اس بات کی بہت نگہداشت رکھے بیٹے کی شادی سے پہلے تو اسپر صرف اپنے فرزند کی ذمہ واری تھی اور اب دو نفوس کی ہے اگر ابکے چند سال اس نے اس ذمہ واری کو احسن طریق سے پورا کیا تو بہو بیٹے کی زندگی سنور جائیگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورنہ اس سے پہلے جو اپنا قیمتی وقت بیٹے کی تربیت پر صرف کیا تھا وہ بھی رائیگاں جائیگا اور وہ ہمیشہ کے واسطے شتر بے مہار ہو جائینگے۔ لڑکی والوں کو ہرگز یہ خیال نہ لانا چاہیئے کہ اب لڑکے کی آمدنی صرف ہماری لڑکی کے واسطے ہی ہے۔ بلکہ لڑکے کے والدین کا حق خواہ وہ غریب ہیں یا امیر ہیں

-- -- -- -- اولاد کی شادی کے بعد لڑکے سے اُڑا نہیں دیا۔ شریعت کے مطابق اولاد پر والدین کا حق تا انکی وفات کے (بلکہ اسکے بعد بھی) برابر قائم رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شریعت اسلام کے مطابق عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے؛

راقمہ اہلیہ میاں محمد ایوب احمد صاحب سٹیشن ماسٹر

از ٹانگا افریقہ

ایک غیر احمدی خاتون سے گفتگو

میری مدت سے آرزو تھی کہ میں مصباح میں مضمون دوں مگر ہمت نہ پڑی ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میری ملاقات ایک معزز بہن سے ہوئی اثنائے ملاقات میں مندرجہ ذیل گفتگو ہوئی۔ آگے میں اور وہ سے میں اپنا مضمون شروع کرتی ہوں۔ میں سے مراد میں خود اور وہ سے مراد وہ معزز بہن ہونگی:۔

وہ۔ آپ لوگ یٰسٓ شریف کیوں نہیں مانتے سُنا ہے کہ جب آپ لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں تو ورق اُلٹا کر سورۃ یٰسٓ چھوڑ دیتے ہیں۔

میں ۔ یہ بات بالکل غلط ہے ہم شروع سے لیکر تیس پاروں تک قرآن شریف پڑھتے ہیں اتنے میں اُس نے میرے ہاتھ میں قرآن شریف دیدیا۔ میں نے سورۃ یٰسٓ نکالکر پڑھی اور پڑھنے کے بعد کہا دیکھو ہمارے ہاں انسان کی جان کنی کے وقت سورۃ یٰسٓ پڑھتے ہیں چنانچہ جس رات کو میری والدہ صاحبہ کی طبیعت بہت خراب تھی تو ہم سورۃ یٰسٓ پڑھتے تھے اگر ہم سورۃ یٰسٓ نہ مانتے تو کیوں پڑھتے۔ وہ خاموش جواب ندارد۔

وہ۔ آپ لوگ ۲۰ رکعت تراویح نہیں پڑھتے۔

میں۔ وہ کس طرح ہماری تراویح تو ابھی ۲۰ رکعت سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔ ہماری عشاء کی تراویح اور تہجد کی نماز نماز نفل اور تین وتر یہ سب ملاکر بیس ۲۰ سے بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔ وہ خاموش۔

وہ۔ ہاں آپ لوگ آنحضرتؐ کے معراج کو بھی نہیں مانتے۔

میں۔ کیوں نہیں ہم تو مانتے ہیں۔

وہ۔ کیا جسم کے ساتھ مانتے ہو؟

میں۔ ہاں مگر خاکی جسم کے ساتھ نہیں بلکہ لطیف جسم کے ساتھ رسول اللہؐ کو معراج ہوا ہے اگر ہم معراج کو نہ مانتے تو یہ کیوں مانتے کہ رسول اللہؐ نے معراج کی رات کو حضرت عیسیٰؑ کو مُردوں میں دیکھا تھا۔

وہ۔ تم تو حضرت عیسیٰؑ کو بھی زندہ نہیں مانتے۔

میں۔ خدا نے جب انکو مارا رسول اللہؐ نے ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُردوں میں دیکھا تو ہم کیوں انکو زندہ مانیں - کیا تمہاری غیرت پسند کرتی ہے کہ رسول اللہ صلعم تو خاک میں مدفون ہوں مگر حضرت عیسیٰ ع زندہ آسمان پر بیٹھے ہوں - وہ خاموش جواب نہیں دیا -

وہ - ہاں میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ اگر میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ہو جا - ئے تو تمہارا خلیفہ انکے درمیان بہت اچھی طرح صلح کرا دیتا ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے۔

میں - ہاں یہ ٹھیک ہے۔

وہ - اور آپ لوگوں کا جلسہ بھی ہوتا ہے جلسہ میں آپ لوگ کیا کرتے ہیں اور مرد و عورتیں ایک جگہ بیٹھتے ہیں - اور کتنی مخلوق ہوتی ہے ؟

میں - ہمارا جلسہ سال میں ایک ہی دفعہ ہوتا ہے اور دُور دُور سے احمدی بہنیں اور احمدی بھائی جلسہ کے لئے آتے ہیں - عورتوں کے لئے الگ جگہ ہوتی ہے اور پردہ دار ہوتی ہے اور مردوں کیلئے الگ جگہ میدان میں بنائی جاتی ہے - جلسہ میں تقریریں ہوتی ہیں اور نصیحتیں کرتے ہیں - اور ہماری عورتیں کم سے کم ایک دو ہزار جلسہ میں ہوتی ہیں ۔ فقط

خاکسارہ بلقیس بانو - اہلیہ جناب مولوی محمد شاہزادہ صاحب مولوی فاضل مبلّغ مقیم سرائے نورنگہ ضلع بنوں

چھوہی مٹی کیا؟ ایک بہن نے خان نعمت یکم نومبر مصباح میں چھوہی مٹی لکھا ہے اس کا کیا مطلب یہ کیا چیز ہے

(اہلیہ سیّد مقصود علی شاہ سادھورہ)

دُعا پر صبر و استقلال کرنا

دُعا بڑی چیز ہے افسوس میری بہنیں نہیں سمجھتیں کہ وہ کیا ہے؟ بعض بہنیں یہ سمجھتی ہیں کہ ہر دُعا جس طرز اور حالت پر مانگی جائے ضرور قبول ہونی چاہیئے اس لئے جب وہ کوئی دُعا مانگتی ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے موافق اسکو پورا ہوتے نہیں دیکھتیں تو مایوس اور نا اُمید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتی ہیں - حالانکہ مومن کی یہ شان ہونی چاہیئے کہ اگر بظاہر اُسے اپنی دُعا میں مراد حاصل نہ ہو تب بھی نا امید نہ ہو کیونکہ رحمت الٰہی نے اسکی دعا کو اسکے حق میں قرار نہیں دیا - بلکہ میری بہنوں کو چاہیئے کہ اگر کسی دعا میں اپنے منشاء اور مراد کے موافق ناکام رہے - تو خدا پر بدظن نہ ہو - بلکہ اپنی اس نامرادی کو کسی غلطی کا نتیجہ قرار دے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر انشراح صدر کے ساتھ راضی ہو جائے اور سمجھ لیں کہ میرا مولا یہی چاہتا ہے -

میری معزز بہنوں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کا خاص بندہ اور مقرب تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ ہر مصیبت پر خدا ہی کو مقدم رکھے غرض کہ ایک وہ حصہ ہوتا ہے جس میں خدا اپنی منوانا چاہتا ہے - اور میری بہنوں کو یہ بھی یاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھنا چاہیئے کہ انسان کی دعا اسوقت قبول ہوتی ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت فسق و فجور کو چھوڑ دے اور جسقدر قرب الٰہی انسان حاصل کریگا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لیگا۔ دعا کے معنی تو یہی ہوتے ہیں کہ انسان اپنی خواہش ظاہر کرے کہ یوں ہو۔ پس کبھی اللہ تعالیٰ کی خواہش مقدم ہونی چاہیئے اور کبھی اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔ میری بہنوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی بہن دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتی جب تک کہ وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگی رہے اور اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اور میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب بہنوں کو دعا کرنے کی اور دعا کر کے صبر و استقلال کی توفیق عطا کرے۔ آمین

آپکی بہن دعاگو آمنہ بنت شیخ عبدالرحیم صاحب
محلہ دارالرحمت از قادیان

خلق محمدی

میری پیاری بہنوں ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے اچھے اخلاق مانگا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی دعا کو ایسا قبول فرمایا کہ قرآن شریف انپر نازل فرمایا۔ جو تمام اخلاق کی بنیاد ہے۔ اور جس میں سارا اخلاق بھرا ہوا ہے۔ ہمارے حضرت نے اسی سے پوری ہدایت پائی۔ اور اس اخلاق کو تمام عالم میں ہر جگہ پھیلایا۔ اس سے سب کو رہبری ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرما کر جمیع اخلاق کی حضرت کو تعلیم دی اور ادب سکھایا تو حضرت نے خدا کے حکم کی تعمیل میں تمام مخلوق کو وہ ادب اور اخلاق سکھایا۔ چنانچہ کمال استقلال اور استحکام کے ساتھ اخلاق کی تعلیم سب کو فرمائی جبکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم کو اخلاق سکھایا اور پھر انکو اخلاق کی تعلیم کے واسطے دنیا میں بھیجا تو ہمارا فرض عین ہے۔ کہ اس اخلاق حمیدہ کو ہم خود سیکھیں اور سارے اپنے بھائی بہنوں کو جہانتک بس چلے سکھائیں اور دیکھو اخلاق کا سیکھنا اور سکھانا دونوں کام آسان ہیں دراصل جس بات کو تم پابندی کے ساتھ اختیار کرلوگی تو یقیناً اسکو تمھارے چھوٹے اور خادم و پڑوسی سب آسانی سے اختیار کر لینگے۔ میرا مطلب اس کہنے سے یہ ہے کہ خالی منہ سے کہدینا کہ نیکی کرو کافی نہیں۔ تاوقتیکہ منہ سے کہو اور فی الواقعہ نیکی کا عمل بھی کرو۔ (۱) اچھی خصلت کا سیکھنا۔ (۲) بری خصلت سے بچنا (۳) بری خصلت کا چھوڑنا۔ یہ تینوں باتیں تہذیب اخلاق میں داخل ہیں جب بری خصلت اثر کر جاتی ہے تو وہ انسان کی خصلت کو بھی بگاڑ دیتی ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ کثرت سے بے ادب گستاخ اور ناہموار ہیں۔ وہ بگڑتے تو چلے جاتے ہیں مگر سنبھلتے نہیں ایسے لوگ انسانوں میں شمار نہیں ہو سکتے وہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں کیونکہ جانوروں کو جو قدرت نے تعلیم دی ہے وہ اس سے کبھی تجاوز نہیں ہوتے مگر بد اطوار انسان طرح طرح کے فعل کرتے ہیں جو انسانیت سے خارج حیوانیت سے بھی گئے گذرے ہوتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو باتیں آئے دن پیش آتی ہیں انکو تو ہر ایک انسان کو سیکھنا لازم ہے:-

(۱) باہم اچھی طرح رہنا۔ (۲) اچھے فعل اور اچھی باتیں۔ (۳) خیرات دینا اور دلانا۔ (۴) کھانا کھلانا اور دوسرے کی دعوت کا قبول کرنا۔ (۵) جب ملنا ایک دوسرے کو سلام کرنا اور ابتداء سلام خود کرنا۔ (۶) بیمار کا پوچھنا اور اسکو تسلی اور تشفی دینا۔ (۷) اپنے پڑوسی سے اچھی طرح اور خوش مزاجی سے پیش آنا۔ (۸) بڑے بوڑھوں کی عزت حرمت کرنا۔ (۹) معاف اور درگذر کرنا۔ (۱۰) صلح کرانا۔ (۱۱) غصہ پی جانا۔ (۱۲) حرام چیزوں سے پرہیز کرنا۔ (۱۳) سخاوت کرنا۔ (۱۴) جنازہ کا ساتھ دینا اور اپنی موت کو یاد رکھنا۔ ہمارے پیغمبر برحق نے ایسی کوئی بات نہیں چھوڑی جس سے ہمیں آگاہ نہ کیا ہو۔

انہوں نے ہم کو پوری پوری ہدایت بخشی اور یہ وصیت فرمائی:- (۱) خدا سے ڈرو۔ (۲) عہد پورا کرو۔ (۳) امانت کو ادا کرو خیانت مت کرو۔ (۴) ہمسایہ کا لحاظ رکھو۔ (۵) یتیم پر رحم کرو۔ (۶) سچ بولو۔ (۷) نرم گفتگو کرو۔ (۸) جس سے ملو سلام کرو۔ (۹) اچھے کام کرو۔ (۱۰) ایمان پر قائم رہو (۱۱) قرآن پاک کو سمجھو۔ (۱۲) آخرت سے محبت رکھو۔ (۱۳) حساب سے خائف رہو۔ (۱۴) کسی کو گالی نہ دو۔ (۱۵) سچ کو جھوٹ مت ٹھیراؤ۔ (۱۶) حاکم عادل کی نافرمانی نہ کرو۔ (۱۷) زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ (۱۸) ہر ایک گناہ سے توبہ کرو *

خاکسار معصومہ خاتون۔ بنت قاضی محمد حنیف صاحب
ضلعدار نہر۔ باہڑیانوالہ ضلع شیخوپورہ

سُرخ مرچ

لال مرچ تقریباً ہر ملک اور ہر گھر میں استعمال کیجاتی ہے شملہ اور چین کی بڑی بڑی مرچیں ادویات میں استعمال نہیں کی جاتیں۔ یہ چھوٹی عام استعمال ہونیوالی مرچیں ہی ادویات کے کام آتی ہیں۔ سُرخ مرچ بہت گرم اور تیزی پیدا کرنیوالی ہوتی ہے۔ اسلئے حسب ضرورت بہت کم استعمال کرنی چاہیئے۔ زیادہ لال مرچ کھانیوالوں کی نظر کم ہو جاتی ہے جریان اور بواسیر وغیرہ نامُراد مرض لاحق ہو جاتے ہیں۔ قاعدے اور اعتدال سے استعمال کی ہوئی ہر ایک چیز فائدہ پہنچاتی ہے۔ مگر بے قاعدہ اور اعتدال سے بڑھ کر استعمال کی ہوئی ہر ایک چیز نقصان پہنچاتی ہے۔

(۱) کُتے کے کاٹے پر سُرخ مرچ سرسوں یا تلوں کے تیل میں ملا کر ۳ دفعہ روز لگاؤ۔ کُتا خواہ دیوانہ ہو یا معمولی ۳-۴ روز میں آرام ہو جائیگا۔

(۲) چار رتی کے قریب باریک سُرخ مرچ گڑ میں ملا کر کھلانے سے پیٹ درد اور شُول ہٹ جاتا ہے

(۳) سُرخ مرچ گھی میں بھون کر کھانے سے نئی جگہ کے پانی کا بگاڑ نہیں ہوتا۔

(۴) سُرخ مرچ تیل میں جلا کر لگانے سے پھنسیاں اور کوڑھ کے زخم دُور ہو جاتے ہیں۔

(۵) سُرخ مرچ ۱ ماشہ۔ سونٹھ ۵ ماشہ۔ ریوند چینی ۵ ماشہ پیسکر بقدر ۱ ماشہ پانی کے ہمراہ کھانے سے قبض دُور ہوتی اور ہاضمہ درست ہوتا ہے۔

(۶) سُرخ مرچ۔ مینگ۔ کافور ہموزن پیسکر ایک ایک رتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی گولیاں بناکر ایک سے ۳ گولیاں تک کھانے سے ہر قسم کے دست دھروڑ دور ہو جاتے ہیں۔

(۷) سُرخ مرچ ۳ ماشہ نمک ۴ تولہ نصف سیر پختہ پانی میں اُبال کر غرارے کرنے سے مُنہ کا بدذائقہ۔ زیادہ تھُوک آنا۔ زبان کا ڈھیلا پڑنا۔ وغیرہ کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور بھُوک خوب لگتی ہے۔

(۸) سُرخ مرچ اور ایلوا ہموزن پیسکر ہمراہ شہد ۲-۲ رتی کی گولیاں بنالیں۔ اسے ۴ گولی تک رات کو سوتے وقت گرم دُودھ یا پانی سے کھالیں۔ قبض اور حیض کو کھولنے کے لئے مفید ہے۔

(۹) سُرخ مرچ ۱ تولہ باریک پیسکر نصف چھٹانک گھی یا ویزلین یا چربی میں ملاکر مرہم کی طرح لگانے سے جلد کی سُستی اور سن وات وغیرہ کو آرام دیتی ہے۔

(۱۰) جسم کے جس طرف بچھو کاٹ جائے۔ اسکے مخالف جانب کے کان میں قدرے سُرخ مرچ پانی میں پیسکر دو قطرے ڈالدو۔ اُسی وقت درد دُور ہو جائیگا۔

(۱۱) سُرخ مرچ کے تخم ۱ ماشہ باریک پیسکر ۱ تولہ گڑ میں ملاکر ۱۵ گولیاں بنالیں اور ایک ایک صبح و شام کھانے سے بلغمی کھانسی ہٹ جاتی ہے۔

(۱۲) چند عدد سُرخ مرچ پانی میں جوش دیکر کلی کریں۔ فوراً دانت درد رفع ہوگا۔ چند روز ایسا کرنے سے ہلتے دانت وگرم خوردہ دنداں دُور ہوں۔

(۱۳) سُرخ مرچ بیج دُور کرکے اُسے باریک پیسکر کپڑچھان کرلیں اور کسی قدر شہد سے ۲-۲ رتی کی گولیاں بنائیں اور سایہ میں خشک کرلیں۔ مریض ہیضہ کو ایک گولی خشک ہی نگلا دیں۔ دس منٹ کے اندر اندر مریض کو پسینہ آنا بند ہو جائیگا۔ جسم گرم اور دل و نبض کی حرکت تیز ہو جائیگی۔ اس سے اکثر بخار ہو جایا کرتا ہے۔ جو بُرا نہیں۔

(۱۴) ایک بوتل پانی میں ۱ تولہ اَن بجھ چُونہ ملاکر خوب ہلائیں۔ اور رکھ دیں۔ جب چُونہ تہ نشین ہو جائے۔ تو پانی کو الگ کرکے دوسری بوتل میں ڈال دیں۔ ساتھ ہی ۲ تولہ باریک سُرخ مرچ ڈال دیں۔ جسمیں سے کہ بیج نکالدیئے ہوں۔ چوبیس گھنٹہ کے بعد فلٹر کاغذ سے اچھی طرح چھان کر رکھیں۔ مریض ہیضہ کو ایک ایک چمچہ یہ دوائی پانی یا عرق پودینہ میں ملاکر آدھ آدھ گھنٹہ بعد پلائیں۔ اکسیر چیز ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اہم فرض تبلیغ

(از عصمت خاتون بنت جمعدار کرم داد خان صاحب (عدن)

تبلیغ ہی تو دینی ترقیوں کا سرچشمہ ہے تبلیغ ہی ترقی ایمان تبلیغ ہی دشمن کو جڑ سے اکھیڑنے کا ذریعہ (یوں کہئے کہ جڑیں سرسبز کرنیکا ذریعہ) اور تبلیغ ہی دین میں تمام کامیابیوں کی راہ ہے تو ہمیں کبھی بھی ایسے اہم فرض سے غفلت اور کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کے ہاتھ پر دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عہد کیا ہے اور ہماری غرض و غایت دین اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانا ہے جو ذریعہ تبلیغ ہے تو ایسے موقعہ کو ہرگز ہرگز ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں بھی ایسا موقعہ ملے اس سے فائدہ اُٹھانا اور ایسے امور میں دلچسپی لینا ہمارا ہی کام ہونا چاہیئے مردوں کی طرح ہم احمدی عورتیں اپنا فرض اوّلین سمجھیں بلوہ پوری سعی سے کام لیں تب ہی کامیابی کا مُنہ دیکھ سکتی ہیں خدا ہم سب کو توفیق دے آمین۔ پیاری بہن محمودہ بیگم کا مضمون دعوت تبلیغ مجھے بہت اچھا لگتا تھا۔

ہمیں بھی ایسی باتیں سُننے میں آتی ہیں اور ہم بھی کچھ نہ کچھ تبلیغ کرتے رہیں۔ غیر احمدی بہنیں اعتراض تو شروع کر دیتی ہیں مگر بعض بہنیں اور بھائی احمدیہ کتابوں کو ہاتھ لگانا بھی گناہ سمجھتے ہیں احمدیہ مذہب کی واقفیت سے کہتے ہیں کہ انہیں نعوذ باللہ جادو ہے جبھی تو جو کوئی پڑھتا ہے احمدی ہو جاتا ہے جادو ہی کے اثر سے تو قادیان کی طرف کھچے چلے جاتے ہیں حالانکہ مخالفین کو حقیقی اسلام اور صداقت اپنے اثر سے کھینچ رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ قربان ہوں آپ پر جب کوئی آپکی مبارک صحبت ایک دفعہ اختیار کرتا فوراً مسلمان ہو جاتا یہانتک کہ دشمن گھر سے تلوار لیکر نعوذ باللہ آپکے قتل کے ارادہ سے نکلتا ہے مگر جب حضورؐ کے سامنے آتا ہے تو حضورؐ کے قدموں پر گر پڑتا اور معافی مانگتا ہے پھر کئی اصحابؓ باوجود دشمنوں سے تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے جوق در جوق حلقہ بگوش اسلام ہوئے تو کیا انکو بھی نعوذ باللہ اسی بات سے تعبیر کرینگے کہ وہ جادو کا اثر تھا ہرگز نہیں۔ اے مخالفین دل کے کانوں سے سُنو دل کی آنکھوں سے دیکھو اور سوچو کہ یہ وہ مسیح و مہدی علیہ السلام ہیں جنکو آپکے مثیل ہونیکا دعویٰ ہے جن کے بھیجنے کا وعدہ اس زمانہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالےٰ نے کیا اور ظہوریت کے کئی نشانات بتلائے جو اس زمانہ میں پورے ہوئے اور یہ بھی بتلایا کہ اسوقت مسلمان نام کے مسلمان ہونگے اسلام سے بہت دُور ہونگے یعنی دینی حالت خراب ہو گی کفر و شرک کا دور ہوگا اکثر حصہ نماز ترک کر دینگے اور جو پڑھتے ہونگے انکی نمازیں رائیگاں جائینگی کہ درگاہ الٰہی میں قبول نہ ہونگی وہ قرآن کریم کو ریشمی و مخملی غلافوں میں لپیٹ کر رکھینگے مگر اسکے علم و حقیقت سے ناآشنا ہونگے گویا انکی حالت نہایت گری ہوئی ہو گی اور وہ ہلاکت کے گڑھے میں گر رہے ہونگے اس نبی کا مقصد انکو اس سے بچانے کا ہے جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کَیْفَ تَھْلِکُ اُمَّۃٌ اَنَا فِیْ اَوَّلِھَا وَ الْمَسِیْحُ فِیْ اٰخِرِھَا کہ وہ اُمت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جسکے شروع میں میں اور آخر میں مسیح موعود ہیں۔ عین اسوقت جبکہ مسلمانوں کی ایسی حالت ہو گئی رحمت خداوندی جوش میں آئی اور اُس نے اپنی قدرت سے جسکا وعدہ کیا تھا اسکو مبعوث کیا جس نے آکر ہزارہا مُردہ دلوں میں زندگی کی روح پھونکدی۔ پھر جو عرصہ سے آپ کی آمد کے انتظار میں بیقرار تھے وہ اسکی مبعوثیت کی خبر پاتے ہی جوق در جوق اسکی غلامی میں داخل ہونے شروع ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے اصل چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسلئے احمدیت نہ صرف عام بلاد میں پھیلیگی بلکہ دنیا کے کناروں تک پھیلیگی اور پھیل رہی ہے؛

ولادت } اللہ تعالیٰ نے میری ہمشیرہ صاحبہ کو بتاریخ ۲۶ ر اکتوبر لڑکی عطا فرمائی ہے حضرت صاحب نے اُس کا نام امۃ الحفیظ رکھا ہے میری سب عزیز بہنیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسکو صاحب عمر اور خادم دین بنائے آمین۔ عاجزہ اس خوشی پر ۸ ر مصباح فنڈ میں بھیجتی ہے خاکسار اقبال بنت منشی محمد اسمٰعیل صاحب محلہ دار الرحمت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباحی بہنوں کی طرف خط

میری مکرم بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' کے بعد عرض ہے کہ میں نے اخبار مصباح میں پڑھا ہے کہ اخبار کیلئے روپیہ بہت کم ہو گیا ہے اور موجودہ صورت میں اس کا چلنا مشکل ہے یہ پڑھ کر مجھے بہت رنج ہوا ہے اور میرے دل میں ایک جوش ہے اور میرا جی چاہتا ہے کہ ابھی جا کر تمام عورتوں کو پیارے مصباح کا خریدار بناؤں مگر افسوس کہ ہمارا قلع شہر سے بہت دور ہے اور چونکہ میں چھوٹی ہوں اسلئے ابا جان اور امی جان سے کہہ بھی نہیں سکتی کہ کہیں لے چلیں اور میں لوگوں کو مصباح کا خریدار بناؤں۔ گھر میں ہم تین عورتیں ہیں یعنی اماں جان انکے نام بھی اخبار مصباح آتا ہے اور میری آپا جان کے نام بھی اور میرے نام بھی اخبار پھول آتا ہے۔ ابا جان کہتے تھے یہ سال ختم ہو جانے پر عزیزہ کے نام بھی اخبار مصباح ہی جاری کرا دینگے اگر سب احمدی بہنیں اپنی بیٹیوں کے نام بھی جاری کرا دیں تو کیوں ایک ہزار خریدار نہیں ہو سکتے کئی ہزار بن سکتے ہیں خدا کے فضل سے ہماری احمدیہ جماعت کی عورتیں کئی ہزار کی تعداد میں ہیں اگر ہر ایک بہن خریدار بڑھانے میں پوری کوشش کرے تو ایک ہزار کیا ایک لاکھ کے قریب بھی خریدار بن سکتے ہیں اب میں ویسے تو پیارے مصباح کی اشاعت میں حصہ نہیں لے سکتی کیونکہ اپنی چار دیواری کے اندر بیٹھ کر کیا کر سکتی ہوں اب مجھے یہ خیال آیا ہے کہ میری خالہ جو کہ میری ہم عمر ہیں اور وہ ایک ایسے گاؤں میں رہتی ہے جہاں سب غیر احمدی ہیں اسکے نام اپنے پاس سے جو مجھے ابا جان ماہواری جیب خرچ دیا کرتے ہیں اس رقم سے اخبار جاری کرا دیتی ہوں اسطرح دوسری بہنیں بھی اپنی گرہ سے رقم ادا کر کے غریب بہنوں کے نام اخبار جاری کرا دیں تو بہت جلدی کامیاب ہو سکتی ہیں۔

والسلام - ناچیز عزیزہ - از عدن

رپورٹ جلسہ مدرسۃ الخواتین

مدرسۃ الخواتین کی پندرھویں میٹنگ جو کہ انگریزی کی دوسری میٹنگ تھی ۲۶ - اکتوبر ۱۹۲۶ء بروز بدھ زیر صدارت نائبہ صدر عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ حضرت صدر مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسۃ الخواتین کی موجودگی میں منعقد ہوئی اس میٹنگ میں چونکہ میمونہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مدرسۃ الخواتین بوجہ علالت کے حاضر نہ ہو سکیں اسلئے خاکسار کو قائم مقام سیکرٹری مقرر کیا گیا پہلے نائب صدر صاحبہ نے اپنی افتتاحی تقریر میں بہن مبارکہ بیگم دختر مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کیا اسکے بعد رپورٹ سیکرٹری متعلقہ گذشتہ انگلش میٹنگ پڑھکر سنائی گئی اور بعدہٗ سارہ بیگم صاحبہ نے قرآن مجید کی تلاوت کر کے انگریزی میں ترجمہ بیان کیا اسکے بعد امۃ العزیز بیگم صاحبہ نے ایک انگریزی نظم پڑھکر سنائی اور پھر مبارکہ بیگم صاحبہ نیر نے انگریزی کی ایک کتاب سے کچھ ریڈنگ کی جس کے بعد امۃ السلام بیگم صاحبہ نے ہفتہ کی ضروری ضروری خبریں سنا کر حاضرات کو مستفیض کیا اور ازاں بعد ناصرہ بیگم صاحبہ نے ایک دلچسپ انگریزی کی کہانی سنائی اس جلسہ کی کارروائی کے اختتام پر نائب صدر صاحبہ نے کچھ تنقید کی اور بالآخر حضرت صدر صاحب نے کچھ تنقیدی کلمات بیان فرماتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا کہ میں اس بات کو بنظر استحسان دیکھتی ہوں کہ نائب صدر صاحبہ نے سب سے پہلے مبارکہ بیگم مرحومہ کی وفات پر اظہار افسوس کیا ہے اور ساتھ ہی مرحومہ حبیب بیگم دختر خانصاحب فرزند علی خاں صاحب کا بھی ذکر کیا ہے مبارکہ مرحومہ کی وفات کے بعد یہ پہلی میٹنگ ہے اور اس میں انکی وفات کا ذکر کیا جانا ضروری تھا یہ دونو لڑکیاں صرف ذہین اور علم دوست طالبات ہی نہ تھیں بلکہ وہ نہایت خوش خلق اور حلیم الطبع اور نیک لڑکیاں بھی تھیں ہم سب درحقیقت انکی وفات سے بہت رنجیدہ ہیں اور سکول کو انکی وفات سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ والسلام

قائم مقام سیکرٹری آمنہ بیگم بنت چوہدری فتح محمد صاحب سیال

حل طلب معمّہ

مدت سے آرزو تھی کہ مصباحی بہنوں کی دماغی طاقت کو آزمایا اور بڑھایا جائے۔ سو آج اس خواہش نے ایک معمے کی صورت اختیار کی۔ جو کہ ذیل میں درج ہے:۔

(۱) میں ایک پانچ حرفی پیاری چیز ہوں۔ میرا تیسرا دوسرا اور پہلا حرف ملکر ایک ایسا لفظ بنتا ہے۔ جسکو بوڑھے اور بزرگانِ دین نگاہ عزت سے دیکھتے ہیں۔ مگر آجکل کے نوجوان نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

(۲) میرا پہلا چوتھا تیسرا حرف ملکر باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔

(۳) میرا پہلا اور تیسرا حرف ملکر بُرائی کے معنی دیتے ہیں۔

(۴) میرا پانچواں چوتھا اور پہلا حرف ہمیشہ زہریلی جاندار چیز کا تصور دلاتا ہے۔

(۵) میرا تیسرا چوتھا اور پہلا حرف زخم کے معنی دیتا ہے۔

خاکسار عاجزہ معراج بیگم بنت ڈاکٹر احمد بخش صاحب ہوشیارپور

نور جہاں کا سالانہ نمبر

دسمبر کے آخری ہفتہ میں رسالہ نور جہاں کا سالانہ نمبر نہایت آب و تاب اور تزک احتشام کے ساتھ شائع ہوگا۔ اس نمبر کا حجم موجودہ رسالے سے دگنا ہوگا۔ رسالہ متعدد عکسی تصاویر سے مزین کیا جائیگا۔ جسمیں فاضل خواتین ہند کے بہترین شاعرکا نظم نثر اشاعت پذیر ہونگے۔

خریدار بہنوں کی خدمت میں سالانہ نمبر مفت پیش کیا جائیگا۔ اور غیر خریدار بہنوں سے اس نمبر کی قیمت ایک روپیہ لی جائیگی سالانہ نمبر کی اشاعت سے پہلے پہلے جو بہنیں رسالہ کی خریدار ہو جائیں۔ انہیں بھی یہ خاص نمبر مفت ملیگا۔ لیکن باقی سب کیلئے اس خاص نمبر کی قیمت ایک روپیہ ادا کرنی ہوگی۔ پس جو بہنیں اس نایاب تحفے کو مفت حاصل کرنا چاہیں۔ وہ فوراً رسالہ نور جہاں کی خریداری کیلئے ایک سال کا تخفیف شدہ چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ رسالہ نور جہاں میں ہمیشہ اخلاقی نصیحت آموز نتیجہ خیز اور دلچسپ افسانے شائع ہوتے ہیں علاوہ ازیں خواتین ہند کا پاکیزہ اور بلند پایہ کلام بھی چھپتا ہے۔ اس رسالہ میں علاوہ دیگر عنوانات کے یہ عنوان مستقل ہیں۔ مثلاً بزم سخن مشاہیر نسواں۔ دنیائے نسواں۔ تندرستی اور صحت صنعت دستکاری۔ باب خورش خوانِ نعمت وغیرہ۔ سالانہ چندہ باوجود ان محاسن کے صرف چار روپیہ قیمت خاص سالانہ نمبر ایک روپیہ

المشتہرہ [illegible] خاتون منیجر رسالہ نور جہاں امرتسر

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)